

بسمہ سبحانہ

بنی ہاشم

عن انس بن مالک ان رسول اللہ ﷺ نحن بنو عبد المطلب سادة اهل الجنة انا، و حمزة، و علي، و جعفر، والحسن، والحسين، والمهدي. انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہم اولاد عبد المطلب اہل جنت کے سردار ہیں، اور ان سرداران جنت میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین ہیں اور مهدی۔ (روایت کی ہے ابن ماجہ اور دیلمی) مستدرک حاکم ج ۳ ص ۲۱۱: العمدة ابن البطریق ص ۲۷۰

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ يا بنی عبد المطلب انی سألت اللہ ان یثبت قائمکم ان یهدی ضآلکم، وان یعلم جاهلکم وان یجعلکم رحماً یمنأء ابن عباس کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے عبد المطلب کی اولاد میں نے اللہ پاک سے اس بات کا سوال کیا ہے کہ وہ تمہارے قیام کرنے والوں کو ثابت رکھے، تمہارے گمراہوں کو ہدایت فرمائے، تمہارے جاہلوں کو علم، اور تم کو رحم دل اور صاحب شرافت و نجابت بنائیں۔ کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۲ سلسلہ ۳۳۹۱۰، مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۴۹، مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۷۱۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کو یہ خبر ملی کہ لوگ آنحضرت ﷺ کے اہل کی نسبت کچھ کہتے ہیں۔ پس حضور ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں سے سوال کیا کہ میں کون ہوں تو لوگوں نے جواب دیا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا انا محمد بن عبد اللہ ابن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیر خلوه ثم جعلهم فرقتین، فجعلنی فی خیر فرقتہ، و خلق القبائل فجعلنی خیر قبیلته و جعلهم بیوتنا فجعلنی فی خیر بیوتنا میں عبد اللہ کا بیٹا محمد ﷺ ہوں اور عبد اللہ عبد المطلب کے فرزند ہیں اور آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ پاک نے مخلوقات کو پیدا کیا اور مجھ کو اپنی بہترین خلقت میں [پیدا کیا اور پھر اللہ نے بنی نوع انسان کے لئے گروہ بنائے اور مجھ کو بہترین گروہ سے بنایا پھر ہر فرقہ سے قبائل بنائے اور مجھ کو ان تمام قبائل میں سے بہترین قبیلہ بہترین قبیلہ بنایا۔ پھر ان کے خاندان بنائے اور مجھ کو ان میں سے بہترین خاندان میں پیدا کیا۔ مسند امام احمد ج ۱ ص ۲۱۰؛ تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۱۲۹، درمنثور ج ۳ ص ۲۹۵؛ البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۳۱۵۔

قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ اصطفی بنی کنانہ من بنی اسماعیل واصطفی من قریش بنی ہاشم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے منتخب کیا اللہ نے بنی کنانہ کو بنی اسماعیل سے اور منتخب کیا بنی کنانہ سے قریش کو پھر برگزیدہ کیا قریش میں سے بنی ہاشم کو۔ مسلم کتاب الفضائل ج ۷ ص ۵۸؛ ترمذی ج ۵ ص ۲۴۳؛ مسند احمد جلد ۱ ص ۱۰۷؛ المجموع ج ۱۶ ص ۱۸۲

عن عائشة قال رسول اللہ ﷺ قال جبریل قلبت الارض مشارقها و مغاربها فلم أجد بیت بنی اب افضل من بنی ہاشم حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جبریل نے مشرق سے مغرب تک زمین کو اٹ پلٹ کر خوب دیکھا ہے لیکن بنی ہاشم سے زیادہ افضل کسی خاندان کو نہیں پایا۔ المجموع محی الدین النووی ج ۱۶ ص ۱۸۸؛ السیرة النبوة ابن کثیر ج ۱ ص ۱۹۴؛ جامع الصغیر سیوطی ج ۲ ص ۲۴۷؛ کنز العمال ج ۱۱ ص ۴۰۹ سلسلہ ۳۱۹۱۳۔ تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۱۷۹

یا معشر بنی ہاشم لو انی اخذت بحلقۃ باب الجنة ما بدأت إلیا بکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہا اے بنی ہاشم! جب میں جنت کے دروازہ کی کنڈلی پکڑوں تو میں ہرگز تم سے قبل کسی کو اس میں داخل نہ ہونے دوں گا۔ تاریخ بغداد خطیب جلد ۹ ص ۴۵ سلسلہ ۵۰۵۸؛

کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۱ سلسلہ ۳۳۹۰۵؛ سہل الہدیٰ والرشاد ج ۱۱ ص ۴، ذخائر العقبیٰ ص ۱۴؛ ینایح المودۃ ج ۲ ص ۱۰۸۔
 عن زید بن اسلم عن ابیہ قال عمر ابن خطاب عن نبی ﷺ قال عیادہ بنی ہاشم فریضۃ و زیارتہم سنۃ۔
 زید ابن اسلم نے اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ عیادت بنی ہاشم کی فرض ہے اور ان کی زیارت سنت ہے۔ اکامل ابن عدی جلد ۱ ص ۱۵۵۔
 عن طلحہ بن مصرف قال کان یقال بغض بنی ہاشم نفاق طلحہ بن مصرف سے روایت ہے عہد صحابہ میں یہ کہا جاتا تھا کہ بنی
 ہاشم سے عداوت نفاق کی علامت ہے سہل الہدیٰ والرشاد الصالح الشامی ج ۱۱ ص ۵؛ ینایح المودۃ ج ۲ ص ۱۱۵
 ابن عباس سے روایت ہے کہ جب حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کے ایک صاحبزادے مر گئے تو آنحضرت ﷺ نے دیکھا کہ وہ رو رہی ہیں۔ آپ نے
 ارشاد فرمایا کہ آپ کیوں روتی ہو حالانکہ جس کسی کا بیٹا اسلام میں مرجائے تو اُس کو جنت میں گھر ملے گا۔ اس سے حضرت صفیہ کو تسکین ہوئی۔ جب آپ
 باہر نکلیں تو راستے میں عمر ابن خطاب ملے اور کہنے لگے کہ: آنحضرت ﷺ کی قرابت سے آپ کو کوئی نفع نہیں ملے گا۔ یہ سُن کر حضرت صفیہ پھر رونے
 لگیں۔ جب آنحضرت ﷺ نے ان کا روناسنا تو آپ نے فرمایا: میں نے وہی کہا جو مجھے حق کہنے کا تھا کہ جو اسلام میں مرجائے گا اُس کا جنت میں گھر
 ہے۔ حضرت صفیہ نے کہا میں بیٹے کے مرنے پر نہیں بلکہ عمر ابن خطاب کے یہ کہنے پر کہ آنحضرت ﷺ کی قرابت سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچے گا۔ یہ سُن کر
 آنحضرت ﷺ غضبناک ہوئے اور بلال سے فرمایا اے بلال لوگوں کو نماز کے لئے پکارو۔ جب بلال نے لوگوں کو نماز کے لئے پکارا۔ آنحضرت
 ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ کیا حال ہے (زعم یعنی گھنڈ ہے) اُن لوگوں کا جو یہ خیال کرتے ہیں میری قرابت
 قیامت کے دن نفع نہیں دیگی لا تنفع ان کل سبب و نسب ینقطع یوم القیامۃ الی سببی و نسبی تحقیق ہر ایک نسب
 قیامت کے دن میرے نسب اور سبب کے سوا منقطع ہو جائے گا۔ مجمع الزوائد الہثمی ج ۸ ص ۲۱۶۔

بنی اُمیہ

عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم انه قال اذا بلغت بنو امیة اربعین رجلا انتخذا عباد اللہ
 خولاً و مال اللہ دخلاً و کتاب اللہ و غلاً۔ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ جب بنی اُمیہ کی تعداد چالیس مرد تک پہنچ جائی گی تو وہ
 بندگان خدا کو اپنے بندے بنالیں گے، مال خدا کو اپنی آمدنی اور کتاب خدا کو فریب کا ذریعہ بنالیں گے۔ مستدرک حاکم ج ۳ ص ۴۷۹؛ کنز العمال
 ج ۱۱ ص ۱۶۵؛ ابن عساکر ج ۵ ص ۲۵۳؛ نذر الشامین طبرانی ج ۲ ص ۳۳۸۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ویل لبنی امیئہ، ویل لبنی امیئہ، ویل لبنی امیئہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
 بدبختی ہے بنی اُمیہ کے لئے، بدبختی ہے بنی اُمیہ کے لئے، بدبختی ہے بنی اُمیہ کے لئے۔ اسد لغابۃ ج ۲ ص ۲۶ اور ص ۳۴۳؛ اصابتہ ج ۲ ص ۱۰۴؛
 کنز العمال ج ۱۱ ص ۱۶۵ سلسلہ ۳۱۰۵۹۔

ابن مردویہ نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ سور محمد کی ایک آیت ہمارے بارے میں ہے اور ایک آیت ان الذین کفروا و صدوا عن
 سبیل اللہ ثم ماتوا و ہم کفار فلن یغفر اللہ لہم۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے رستے سے روکا پھر کافر (کفر ہی کی
 حالت) میں مر گئے تو اللہ ہرگز نہ بخشنے گا یہ بنی اُمیہ کے بارے میں ہے۔ شواہد التنزیل الحسکانی ج ۲ ص ۲۴۰؛ درمنثور ج ۶ ص ۴۶۔
 آنحضرت ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ بنی اُمیہ آپ کے منبر پر بندروں کی طرح اچھل کود رہے ہیں پس یہ بات آپ گوشاق گذری تب اللہ تعالیٰ نے
 سورہ انا انزلنا نازل فرمایا۔ راوی بیان کرتا ہے ہم نے سلطنت بنی اُمیہ کا حساب لگایا تو انکی سلطنت کی مدت پورے ایک ہزار مہینے نکلتی ہے۔ مستدرک حاکم

ج ۳ ص ۱۷۱ اور ۱۷۵؛ ابن عساکر ج ۵ ص ۳۲۰؛ معجم کبیر طبرانی ج ۳ ص ۹۰ سلسلہ ۲۷۵۴۔ تفسیر قرطبی ج ۱۱ ص ۱۴۶۔

قال رسول الله ﷺ وشر قبائل العرب بنو امية بنو حنيفة و ثقيف فرمايا رسول الله ﷺ نے عرب کے بدترین قبائل بنو امیہ بنو حنیفہ اور ثقیف ہیں۔ مجمع الزوائد الہیثمی ج ۱ ص ۷۱؛ مسند ابویعلیٰ ج ۱۲ ص ۱۹۸؛ کنز العمال ج ۱۲ ص ۱۹۹ سلسلہ ۳۸۳۷۔

اخرج نعیم بن حماد فی الفتن عن بجاله قال قلت لعمران بن حصین حدثنی من البغض الناس الی رسول الله ﷺ قال تکتتم علی حتی اموت قلت نعم قال بنو امية و ثقیف و بنو حنيفة نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں بجالہ سے روایت کی ہے کہ میں نے عمران بن حصین سے پوچھا مجھے بتلا دیجئے کہ آنحضرت ﷺ کے نزدیک تمام لوگوں میں سب سے زیادہ مبعوض یا دشمن رسول گون تھا۔ عمران بن حصین نے کہا جب تک میں مرجاؤں تم وعدہ کرو اُس وقت تک تم اس بات کو چھپاؤ گے۔ میں نے جب ہاں کہا تو تب عمران بن حصین نے کہا بنی امیہ، ثقیف اور بنی حنیفہ۔ کتاب الفتن ص ۷۴ نعیم بن حماد متوفی ۲۲۹ھ دار الفکر بیروت؛ المعجم الکبیر طبرانی ج ۱۸ ص ۱۶۹؛ کنز العمال ج ۱۱ ص ۲۷۴ سلسلہ ۳۱۵۰۰۔

وعن عمران بن حصین قال مات النبی ﷺ وهو یکره ثلثة ابناء، ثقیفاء، بن حنيفة، و بنی امية رواه الترمذی۔ ترمذی نے عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وقت وفات تک اپنی ناخوشی کا اظہار فرماتے رہے تھے ثقیف، بنی حنیفہ اور بنی امیہ سے۔ جامع ترمذی (عربی جلد ۵ ص ۳۸۶) (اردو) ج ۲ ص ۷۹۹ باب فی ثقیف؛ معجم الاوسط طبرانی ج ۲ ص ۲۳۶۔

قال سمعت عبد الله ابن مسعود قال إن لكل شئی آفة تفسده و آفة هذه الاديان بنو امية عبد الله ابن مسعود نے فرمایا کہ ہر دین کے لئے ایک آفت ہے اور اس دین کے لئے بنی امیہ آفت ہیں۔ کتاب الفتن ص ۷۲؛ کنز العمال ج ۱۲ ص ۸۷ سلسلہ ۳۸۰۱۳۔

الان خوف الفتن عندی فتننته بنی امية انها فتننته عمياء مظلمة: تمام فتنوں میں میرے نزدیک سب سے زیادہ خوفناک بنی امیہ کا فتنہ ہے اور فتنہ تاریک ہے گھٹا ٹوپ ہے۔ کتاب الفتن ص ۱۱۱، کنز العمال ج ۱۱ ص ۳۶۵ سلسلہ ۳۱۷۵۹؛ شرح نوح البلاغہ ج ۷ ص ۴۴۔

قال رسول الله ﷺ أن أهل بيتی سيلقون من بعدی من امتی قتلا و تشريدا وان اشد قومنا بغضا بنو امية و بنو المغيرة و بنو مخزوم فرمايا رسول الله ﷺ نے کہ میرے اہل بیت میرے بعد میری امت کے ہاتھوں قتل کئے جائیں گے۔ اور در بدر پھرائے جائیں گے۔ ہماری قوم میں ہمارے سب سے دشمن ترین بنی امیہ، بنی مغیرہ اور بنی مخزوم ہیں۔ (بنی مغیرہ اور بنی مخزوم یہ دونوں قومیں وہ ہیں جو بنی امیہ کی مدد کی اور قوت دی) کتاب الفتن ص ۷۳؛ مستدرک حاکم ج ۴ ص ۴۸۷؛ کنز العمال ج ۱۱ ص ۱۶۹ سلسلہ ۳۱۰۷۴۔

واخرج الحاكم وصححه علی شرط الشيخين عن ابی برزة ان ابغض الاحياء والناس الی رسول الله بنو امية و حاکم نے ابورزہ سے روایت کی ہے اور شیخین (یعنی بخاری اور مسلم) نے اصول حدیث کے مطابق تصحیح بھی کی ہے کہ فرمایا کہ تمام لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کے سب سے بڑے دشمن بنی امیہ ہیں۔ مستدرک حاکم ج ۴ ص ۴۸۱؛ مسند ابی یعلیٰ ج ۱۳ ص ۴۱۷؛ مجمع الزوائد الہیثمی ج ۱ ص ۷۱۔

عن المسور بن مخزومة قال عمر ابن الخطاب لعبد الرحمن بن عوف الم یکن فیما نقرء قاتلوا فی الله آخر مرة کما قاتلتم اول مرة قال متی ذاک اذا کانت بنو امية اللامراء و بنو مخزوم الوزراء المسور بن مخزومة سے روایت ہے کہ عمر ابن خطاب نے عبد الرحمن ابن عوف سے پوچھا کیا ہم قرآن میں یہ آیت قاتلوا فی الله آخر مرة کما قاتلتم اول مرة نہیں پڑھتے ہیں (یعنی راہ خدا میں دوبارہ لڑو جیسا کہ تم پہلی بار لڑ چکے ہو) عبد الرحمن ابن عوف نے جواب دیا کہ یہ جب ہوگا جب بنی امیہ میری مملکت

ہو جائیں گے اور بنی مخزوم اُن کے وزیر (ایک دوسرے کے مددگار) ہو جائیں گے۔ تاریخ بغداد خطیب ج ۱۴ ص ۴۰۸؛ ابن عساکر ج ۷ ص ۲۶۵؛ معرفة الثقات ج ۲ ص ۴۱۵؛ کنز العمال ج ۱۱ ص ۲۷۱ سلسلہ ۲۷۱۹۲۔

عن النبی ﷺ قال لا يزال امر امتی قائما بالقسط حتی یکون اول من ینلمہ رجل من بنی امیة یقال له یزید۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میری امت کے معاملات عدل و ایمان پر قائم رہیں گے یہاں تک کہ ایک شخص اُس عدل کو مٹا دیگا اور وہ بنو امیہ سے ہوگا اور وہ یزید ہے۔ مجمع الزوائد لہبثی ج ۵ ص ۲۴۱؛ کنز العمال ج ۱۱ ص ۱۶۸ سلسلہ ۳۱۰۷۰؛ مسند ابی یعلیٰ ج ۲ ص ۱۷۶۔

عن رسول اللہ ﷺ انه قال اول من یدل سنتی رجل من بنی امیة یقال له یزید فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ سب سے پہلا آدمی جو میری سنت کو اُلٹ پلٹ کر دیگا وہ بنی امیہ کا ایک شخص ہوگا یعنی یزید۔ فیض القدر شرح جامع صغیر المناوی ج ۳ ص ۱۲۲؛ الکامل ابن عدی ج ۳ ص ۱۶۴؛ سیر اعلام النبلاء ج ۱ ص ۱۳۳۰؛ ابن عساکر ج ۶ ص ۲۵۰۔

قال ابن عبد البر فی الاستیعاب طائفته تری انه كهفنا للمنافقين منذ اسلم و كان فی الجاهلیته ینسب إلى الزندیقة:

ابوسفیان کے بارے میں ابن عبد البر متوفی ۴۶۳ھ نے الاستیعاب فی معرفة الماصحاب ج ۴ ص ۱۶۷۸ طبع دار الجبل بیروت میں ہے وہ اسلام لانے کے بعد بھی منافقوں کی جائے پناہ بنا رہا اور زمانہ جاہلیت میں تو یہ زندیق تھا ہی۔

اس استیعاب میں عبد البر لکھتے ہیں کہ ابن زبیر سے روایت ہے کہ میں ابوسفیان کو جنگ یرموک میں دیکھا کہ جب رومیوں کا غلبہ ہوتا تھا تب یہ ابوسفیان کہتا تھا: واہ بنی اصفرتہارا کیا کہنا اور جب مسلمان انہیں پیچھے ہٹا دیتے تھے تو کہتا فرما زروایان روم تو اصل میں عیسائی ہی ہیں۔ افسوس اب ان کی یاد باقی نہیں رہ جائیگی۔ جب ابن زبیر نے مسلمانوں کی فتح کے بعد اس بات کا تذکرہ اپنے باپ زبیر سے کیا تو زبیر نے کہا اللہ اُسے ہلاک کرے وہ بجز نفاق کے ہر چیز سے انکار کرتا ہے۔ استیعاب فی معرفة الماصحاب ج ۴ ص ۱۶۷۹ طبع دار الجبل بیروت۔ اسد الغابہ ج ۵ ص ۲۱۶ حالات ابوسفیان۔

اور جب بعد رسول اکرم ﷺ وآلہ ثقیفہ کی کاروائی کے بعد ابو بکر خلیفہ بن گئے تو یہ ابوسفیان حضرت علیؑ کے پاس آیا اور کہا: أغلبکم علی هذا الأمر اقل بیت فی قریش أما واللہ لا ملأ نہ خیلا ورجالا إن شئت: ایک ذلیل طبقے کی شخص کو بنا دیا گیا واللہ آپ حکم دیں تو مدینے کی گلیوں کو آدمیوں اور فوج سے بھر دوں گا۔ حضرت علیؑ فرمایا دور ہوا و دشمن اسلام! تجھ کو سلام سے کب محبت رہی۔ استیعاب فی معرفة الماصحاب ج ۴ ص ۱۶۷۹ طبع دار الجبل بیروت۔

استیعاب فی معرفة الماصحاب ج ۴ ص ۱۶۷۹ طبع دار الجبل بیروت میں ہے کہ یہ ابوسفیان خلافت عثمان میں آیا اور عثمان سے کہنے لگا بعد تیم و عدی فادرھا کالکرة واجعل أتاها بنی امیة هو الملک ولا أدري ما جنة ولا نار: حکومت تمہارے پاس بنی تیم (یعنی ابوبکر) بنی عدی (یعنی عمر ابن خطاب) کے بعد آئی ہے پس اس کو گیند کی طرح لڑھکاؤ اور بنی امیہ اس کی میخیں قرار دو۔ یہ تو فقط بادشاہی ہی ہے، میں نہیں جانتا کہ جنت کیا ہے اور دوزخ کیا ہے۔

استیعاب فی معرفة الماصحاب ج ۴ ص ۱۶۷۹ طبع دار الجبل بیروت۔ عبد البر لکھتے ہیں اسی طرح کی اور باتیں ہیں جن کا ذکر محدثین نے کیا ہے میں انہیں چھوڑے دیتا ہوں۔ بعض خبریں تو ابوسفیان کے متعلق ایسی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے اس کا اسلام ہی سالم نہیں تھا۔

ہندہ معاویہ کی ماں کے بارے میں ہے کہ میدان احد میں جب جنگ ختم ہو گئی تو ہندہ اور اس کے ساتھ جو عورتیں تھیں انہوں نے اصحاب رسولؐ کے شہداء کے

جسموں ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ ان کے کانوں اور ناکوں کو الگ الگ کیا اور انہیں گوندھ کر ہار بنائے اور ان ہاروں کو اپنے گلوں میں ڈالا اور پہنا، اور وبقرت ہندہ بطن سیدنا حمزہ و اخرجت كبده فلا كتبها فلم تستطع ان تسبغها فلفظتها ہندہ نے حضرت حمزہ کے پیٹ کو چاک کیا اور ان کا جگر نکالا اور دانتوں سے چبانا شروع کیا لیکن اس کو نگلنے پر قادر نہ ہو سکی۔ مسند امام احمد ج ۱ ص ۶۳؛ فتح الباری ج ۷ ص ۷۲؛ طبقات ابن سعد حالات حضرت حمزہ ج ۳ ص ۱۲، مجمع الزوائد ج ۶ ص ۱۱۰۔

اور حسان بن ثابت صحابی اور شاعر رسولؐ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اور صحابہ کے سامنے اُسکی ہجو میں اور اسکے شوہر ابوسفیان کی ہجو اشعار کہے۔ اس کے چند اشعار یہ ہیں۔

أشرت لكاع و كان عادتها: لو ما إذا أشرت مع الكفر
لعن الاله و زوجها معها: هند الهنود عظيمة البظر
أخرجت مرقصة إلى أحد: في القوم مقتبة على بكر
ونسيت فاحشة أتيت بها: يا هند ويحك سبة الدهر
فرجعت صاغره بلا ترة: منا ظفت بها ولما نصر
زعم الولائد أنها ولدت: ولدا صغيرا كان من عهر

اُس زنا کار نے نعرہ کیا اور مکینہ پن کی اس کی عادت ہی تھی جبک باوجود کفر کے نعروں کے اللہ نے اس پر اور اس کے شوہر پر لعنت کی ہے، اس بد ذات ہندہ پر جس کی شرمگاہ دراز تھی تو حملہ کرتی تھی اور جھپٹی تھی۔ اے ہندہ! پھنکار ہو تجھ پر کیا تو اپنی اس حرکت بھول گئی جو تجھ سے صادر ہوا جو ہمیشہ کے لئے تیرے لئے سب شتم کا باعث ہے۔ بچہ جنانے والی عورتوں کا گمان ہے کہ ہندہ ایک بچہ جنی جو زنا سے پیدا ہوا۔ (عربی) تاریخ طبری جلد ۲ ص ۲۰۵ حلات غزوہ احد (اردو ترجمہ سے یہ نکال دیا گیا ہے) سیرہ ابن ہشام (اردو) ج ۲ ص ۷۷ میں صرف پہلا شعر لکھا اور لکھا ہے کہ: ابن ہشام نے کہا کہ یہ ان اشعار میں سے ہے جنہیں میں نے یہاں اس لئے بیان نہیں کیا کی ان میں بڑی سخت باتیں کی گئی ہیں، اس قسم کے اشعار حسان نے اور بہت کئے ہیں جن کا قافیہ دال اور ذال ہے۔

و كان معاوية يعزي إلي أربعة، إلي مسافر بن أبي عمرو، وإلي عمارة بن الوليد، ، وإلي العباس بن عبدالمطلب، إلي الصباح -

معاویہ! چار شخصوں کی طرف منسوب تھا۔ مسافر بن ابی عمر؛ عمارہ ابن الولید ابن مغیرہ، عباس ابن عبدالمطلب، اور صباح۔ ربیع الا برار زحشری متوفی ۵۳۸ھ جلد ۴ ص ۲۵۲ طبع موسسة العلمی بیروت۔